کتاب الصلاۃ

اسلام میں نماز کی اہمیت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایمان اور کفر کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہے۔ ایمان کے بعد سب سے اہم فریضہ نماز قائم کرنا ہے، قرآن کریم میں تقریباً سات سو جگہ نماز کی اہمیت اور تقریباً ننانوے آیات میں اسکی ترغیب اور تاکید آئی ہے۔ متعدد احادیث سے یہ پتہ چلتا ہے کہ نماز دین کا بنیادی ستون ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ ۛ فِيهِ ۛ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ

(002:003)

یہ کتاب (قرآن مجید) اس میں کچھ شک نہیں (کہ کلام خدا ہے، خدا سے) ڈرنے والوں کی رہنما ہے، جو غیب پر ایمان لاتے اور آداب کے ساتھ نماز پڑھتے، اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں

أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَىٰ غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ ۖ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا

(017:078)

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک (ظہر، عصر، مغرب، عشاء کی) نمازیں اور صبح کو قرآن پڑھا کرو۔ کیونکہ صبح کے وقت قرآن کا پڑھنا موجب حضور (ملائکہ) ہے۔

قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمَٰنَ ۖ أَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا

(017:110)

کہہ دو کہ تم خدا کو اللہ (کے نام سے) پکارو یا رحمان (کے نام سے) جس نام سے پکارو اس کے سب نام اچھے ہیں۔ اور نماز نہ بلند آواز سے پڑھو اور نہ آہستہ بلکہ اس کے بیچ کا طریقہ اختیار کرو۔

اسی طرح قرآن پاک میں جگہ جگہ اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں:

أقيموالصلوة وآتو الزكاة

یعنی نماز قائم کرواور زکاۃ ادا کرو۔

ان کے علاوہ اور بھی بہت سی آیات سے نماز کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔

عبداللہ بن قرظؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے (قیامت میں) جو سوال ہو گا وہ نماز کے بارے میں ہو گا، اگر وہ ٹھیک نکلی تو باقی سارے اعمال ٹھیک نکلیں گے اور اگر وہ خراب نکلی تو باقی سارے اعمال خراب نکلیں گے۔(

ان تمام قرآن پاک کی آیات اور احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں نماز کی کس قدر اہمیت ہے۔

نمازوں کے اوقات:

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے حضور اکرم ﷺ سے نماز کے اوقات کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان دو دنوں (آج اور کل) تم میرے ساتھ نماز ادا کرو۔(پھر دوپہر کے بعد) جیسے ہی سورج ڈھلا، آپ ﷺ نے حضرت بلالؓ کو حکم دیا کہ اذان دیں، پھر آپ ﷺ نے انہیں اقامت کہنے کا حکم دیا۔ تو انہون نے اقامت بھی کہی (اور پھر ظہر کی نماز ادا کی گئ)، پھر (عصر کا وقت آنے پر) آپ ﷺ نے حضرت بلالؓ کو حکم دیا تو انہوں نے (پہلے اذان دی اور پھر) عصر کی نماز کی اقامت کہی،(اور عصر کی نماز ادا کی گئ) یہ اذان اور پھر اقامت ایسے وقت جب سورج خوب اونچا اور روشن تھا،

(یعنی اسکی روشنی میں فرق نہیں پڑا تھا جیسے غروب سے پہلے فرق پڑتا ہے)۔ پھر سورج غروب ہوتے ہی آپ ﷺ ن حضرت بلالؓ کو حکم دیا تو انہوں نے اسی طرح مغرب کے لئے اذان اور اقامت کہی اور مغرب کی نماز ادا کی گئ۔ پھر جیسے ہی شفق غائب ہوئ تو آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے عشاء کی نماز اذان اور اقامت کہی (اور عشاء کی نماز ادا کی گئ) پھر رات کے ختم ہونے پر جیسے ہی صبح ہوئ نماز ادا کی گئ۔ پھر جب دوسرا دن آیا تو آپ ﷺ نے حضرت بلالؓ کو ٹھنڈے وقت ظہر کی نماز قائم کرنے کا حکم دیا اور فرمایا ظہر آج (تاخیر کر کے) ٹھنڈے وقت پڑھی جائے۔ تو آپ ﷺ کے حکم کے مطابق انہوں نے ٹھنڈے وقت میں اذان واقامت کہی اور خوب اچھی طرح وقت ٹھنڈا کر دیا، یعنی کافی تاخیر کر کے ظہر اس دن بالکل آخری وقت میں پڑھی گئ اور عصر کی نماز ایسے وقت میں پڑھی کی سورج اگرچہ اونچا ہی تھا لیکن گذشتہ روز کے مقابلے میں زیادہ دیر سے پڑھی۔ اور عشاء تہائ رات گذرنے کے بعد پڑھی۔ اور فجر کی نماز تھوڑا اُجالا ہونے (سورج طلوع ہونے سے ذرا پہلے) پڑھی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ صاحب کہاں ہیں جو نماز کے اوقات کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں حاضر ہوں یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہاری نمازوں کا مستحب وقت اس کے درمیان ہے جو تم نے ان دونوں میں دیکھا۔

خلاصہ یہ کہ فجر کا وقت صبح صادق طلوع ہونے سے شروع ہوتا ہے اور سورج طلوع ہوتے ہی ختم ہو جاتا ہے۔ ظہر کا وقت زوال (سورج کے ڈھلنے) سے لے کر کسی چیز کے سایہ کے دوگنا ہونے تک، عصر کا وقت ظہر کے وقت ختم ہونے سے سورج کے غروب ہونے تک، مغرب کا وقت سورج کے غروب ہونے سے

شفق(سُرخی) غائب ہونے تک۔اور عشاء کی نماز شفق(سفیدی) غائب ہونے سے فجر کے طلوع ہونے تک ہے۔البتہ سورج پیلا(زرد) ہونے کے بعداور آدھی رات کے بعد عشاء کی نماز مکروہ ہے۔

البتہ پانچ اوقات میں نماز پڑھنا ممنوع ہے، سورج کے طلوع،استواء(سورج سر پر ہونے) اور غروب ہونے کے وقت، فجر کی نماز، عصر کی نماز کے بعد۔البتہ فجر اور عصر کی نماز کے بعد قضاء نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

اذان اور تکبیر (اِقامت):

جب نماز کا وقت آتا ہے تو لوگوں کو مطلع کرنے کے لئے کچھ کلمات بلند آواز سے کہے جاتے ہیں اسے اذان کہتے ہیں۔وہ کلمات یہ ہیں:

أللّہُ أكبرْ، أللّہُ أكبرْ، أللّہُ أكبرْ، أللّہُ أكبرْ، أشہدُ أنْ لَا إلَہَ إلّا أللّہُ، أشہدُ أنَّ مُحمد اَ رّسول ُاللّہ ، أشہدُ أنَّ مُحمد اَ رّسول ُاللّہ ، حیّ على الصلاۃ ،حیّ على الصلاۃ، حیّ على الفلاح ،حیّ على الفلاح، أللّہُ أكبرْ، أللّہُ أكبرْ، لَا إلَہَ إلّا أللّہُ۔

جب نماز کھڑی ہوتی ہے اس وقت لوگوں کو مطلع کرنے کے لئے جو کلمات کہے جاتے ہیں ان کا نام تکبیر ہے۔اور وہ کلمات وہی ہیں جو اذان کے ہیں، صرف یہ فرق ہے کہ حیّ علی الفلاح کے بعد دومرتبہ قد قامتِ الصلاۃ کہا جاتا ہے۔

اذان اور تکبیر کے وقت باوضو ہونا چاہیے، اور اذان سننے والے شخص کو اذان کا جواب بھی دینا چاہیے، جواب دینے کے لئے اذان کے ہی الفاظ دُہرائے جاتے ہیں البتہ حیّ علی الصلاۃ، حیّ علی الفلاح کے جواب میں لاحولَ ولا قوّۃ الّا باللہ، اور فجر کی اذان میں الصلاۃ خیر من النوم کے بعد صدقتَ وبَرَرتَ کہنا چاہیے۔

اذان مسجد سے باہر کے حصے میں بلند آواز سے کھڑے ہو کر اور دونوں کانوں میں انگلی دیکر دی جاتی ہے۔ اور تکبیر مسجد میں ہی بلند آواز سے کھڑے ہو کر کہی جاتی ہے۔

اذان کے بعد درج ذیل دعا پڑھی جاتی ہے:

آللّھمّ ربَّ ھَذِہِ الدَّعوۃِ التّامّۃِ و الصّلاۃِ القائمۃ آتِ محمداَ الوسیلۃوالفضیلۃ و ابعثہ مقاماَ محموداَ الذی وعدتہ اِنّک لا تخلف المیعاد .

نماز کا طریقہ:

اگر کسی مسلمان کے کپڑے، جسم اور نماز کی جگہ پاک صاف ہے، تو قبلہ رُخ کھڑے ہو کر سب سے پہلے نماز کی نیت کرے۔ نیت دل کے ارادے کا نام ہے اور اگر ارادے کے ساتھ زبان سے بھی آہستگی سے کہہ دے تو اور بھی اچھا ہے۔ نیت میں یہ ارادہ کرے کہ میں یہ مثلاً فجر کی نماز اللہ تعالے کے لئے اس امام کے پیچھے پڑھ رہا ہوں۔

اسکے بعد دونوں ہاتھ کانوں تک لے جاکر تکبیر (اللہ اکبر) پڑھے اُس کے بعد ثناپڑھے۔ثناء یہ ہے:

ثناء:

سبحانک اللھم و بحمدک و تبارک اسمک و تعالے جدّک و لا اِلہ غیرُک۔

اسکے بعد تعوّذ یعنی اَعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے۔اسکے بعد تسمیہ یعنی بِسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے۔

اسکے بعد سورۂ فاتحہ پڑھے۔

سورۂ فاتحہ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ
اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ
صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّين

اسکے بعد کوئی سورت یا کم از کم تین چھوٹی قرآن کریم کی آیتوں کی تلاوت کرے، مثلاً سورۂ فلق۔

سورة الفَلَق

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ
مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ
وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ

اسکے بعد رکوع (کھڑے ہو کر جُھکنے کی حالت) میں چلا جائے۔ اور اسمیں سُبحانَ ربِّیَ العظِیم پڑھے۔

اسے بعد قومہ (رُکوع سے کھڑا ہونا) کرے، اور اس میں سمِعَ اللّٰہُ لمن حَمِدَہٗ پڑھے۔

اور اسکے بعد رَبَّنا لَکَ الْحَمْد پڑھے۔

اسکے بعد سجدہ (زمین پر سر رکھ کر جُھکنا) کرے۔ سجدہ میں یہ پڑھے:

سُبْحانَ ربّیَ الأعلَی۔

اسکے بعد جلسہ (تھوڑی دیر بیٹھنا) کرے۔ اسکے بعد دوبارہ سجدہ کرے اسطرح پہلی رکعت پوری ہو گئی۔ اسکے بعد دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے، اسکے بعد پھر قیام (کھڑے ہو کر نماز پڑھنا) کرے۔ اور اسمیں اسی طرح سورۂ فاتحہ اور دوسری سورتوں کی تِلاوت کرے اور پھر پہلی رکعت کی طرح رکوع و سجدہ کر کے دوسری رکعت مکمل کرے۔

دوسری رکعت مکمل ہونے کے بعد قعدہ (بیٹھ کر تشھد پڑھے)، تشھد کی دعا یہ ہے:

تشہّد کی دعا:

التّحیاتُ لِلّہ وَالصَّلَواتُ و الطیّبات السّلام علیک أیُّھا النبیُّ وَرَحْمۃُاللّہ وَ بَرکاتُہ، السّلام عَلینا و علیٰ عِبادُاللّہِ الصالِحین، أشہدُ أنْ لا اِلٰہ اِلّا اللّہُ و أشْہَدُ أنَّ مُحمّداً عبدُہ ٗ و َرسُولُہ۔

تشہّد کے بعد دو رکعتیں پُوری ہو گئیں، اب اگر دو رکعت والی نماز ہو تو اسکے بعد درود شریف اور دُعائے مسنون پڑھ کر سلام پھیر دے۔ درود شریف اور دعائے مسنون درج ذیل ہیں:

اللّھُمَّ صَلِّ علَی مُحمَّدِ وَ عَلی آلِ مُحمّدِ کما صلّیتَ عَلی اِبراہِیمَ و عَلی آلِ اِبراہیم اِنَّکَ حَمِیدٌمجِیدٌ، أللّھُمَّ بَارِکْ علی محمّدِ وَّ علی آلِ محمّدِ کَما بارَکْتَ علی اِبراہیمَ وَ علی آلِ اِبراہیمَ اِنّکَ حمیدٌ مَجیدٌ۔

اور دعا یہ ہے:

ربّنا آتِنا فی الدُّنیا حَسَنَۃً و فَی الآخِرَۃِ حَسَنَۃ وَ قِنا عذَابَ النّار۔

اور اگر چار رکعت والی نماز ہو تو صِرف تشہّد کی دُعا پڑھکر کھڑا ہو جائے اور اسی طرح دو رکعتیں مزید پڑھے، ان دو رکعتوں میں فرض نماز میں قیام میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھے سورت نہ ملائے، البتی سنت ے انفلی نماز میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت کی تلاوت کرے جس طرح پہلی دو رکعتوں میں کی تھی، پھر اس طرح دو رکعتیں پڑھکر قعدہ (بیٹھنا) کرے اور اسمیں تشہّد کی دعا کے بعد دُرود شریف اور مسنون دعا پڑھے۔

نماز سُنّت کے مطابق ادا کرنے کے لیے کسی عالم سے عملی طریقہ سیکھنا چاہیے۔

نماز کی شرائط:

نماز پڑھنے سے پہلے مندرجہ چیزیں ضروری ہیں:

۱۔ جگہ کا پاک ہونا

۲۔ جسم کا ڈھانپنا۔ مرد کے لیے کم از کم ناف سے لے کر گھٹنے تک ستر میں داخل ہے اور عورت کے لئے سوائے چہرے، ہاتھ اور پاؤں کے پورا جسم ستر ہے اور اسے چُھپانا ضروری ہے۔ اگر ستر کا کوئ ضروری حصہ کم از کم تین بار سُبحان اللہ کہنے کے برابر کھلا رہ گیا تو نماز نہیں ہو گی۔

۳۔ جِسم اور کپڑے کا پاک ہونا۔ اگر نجاستِ غلیظہ جِسم یا کپڑے پر ایک سکّے کے برابر لگی ہو، یا نجاستِ خفیفہ چوتھائ عضو کے برابر کپڑے یا جسم پر لگی ہو تو نماز نہیں ہو گی۔

۴۔ قِبلہ رُخ ہونا۔

۴۔ نماز کا وقت ہونا۔

۵۔ نماز کی نیت کرنا۔

فرائضِ نماز:

نماز میں یہ کام فرض ہیں، انکے کئے بغیر نماز نہیں ہو گی:

۱۔ تکبیر (اللہ أکبر) کہنا۔

۲۔ قیام (کھڑا ہونا) کرنا۔

۳۔ کم از کم ایک آیت تِلاوت کرنا

۴۔ رُکوع کرنا۔

۵۔ سِجدہ کرنا (کم از کم پیشانی یا ناک یا دونوں زمین پر رکھنا)۔

۶۔ آخری رکعت میں سجدہ کے بعد کم از کم التحیات پڑھنے کے برابر بیٹھنا۔

۷۔ نماز سے اپنے کسی کام سے باھر آنا (یعنی نماز ختم کرنا)۔

واجِباتِ نماز:

مندرجہ ذیل کام نماز میں ضروری ہیں، اگر چُھوٹ گئے تو سِجدہ سہو ضروری ہے۔ سجدہ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے اسکے بعد قعدہ (بیٹھکر التحیّات درود اہر دعا) کے بعد دو سلام پھیرلے۔ اگر سجدہ سہو بھی نہ کیا تو نماز نہیں ہو گی:

۱۔ پُوری الحمد شریف پڑھنا۔

۲۔ سورت یا کم از کم تین چھوٹی آیتوں یا ایک بڑی آیت کی تلاوت کرنا۔

۳۔ رُکوع کے بعد کھڑا ہونا (قومہ کرنا)۔

۴۔ دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ کرنا (بیٹھنا)۔

۵۔ تمام فرائض ترتیب سے ادا کرنا۔

٦۔ دوسری رکعت کے بعد بیٹھنا (قعدہ کرنا)۔

۷۔ التحیات پڑھنا۔

۸۔ دُعائے قُنوت پڑھنا۔

۹۔ السّلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنا۔

۱۰۔ ہر چیز اطمینان سے ادا کرنا۔

۱۱۔ مغرب، عِشاء کی پہلی دو رکعتوں میں اور فجر کی دونوں رکعتوں میں بلند آواز سے قرآت کرنا (یعنی جہر کرنا) جبکہ وہ جماعت کے ساتھ پڑھی جارہی ہوں اور اسکے علاوہ تمام نمازوں یا رکعتوں میں آہستہ تلاوت کرنا (سرّاً پڑھنا)۔

۱۲۔ فرض کی پہلی دو رکعتوں میں قرآت کرنا۔

۱۳۔ نمازِ وتر میں قُنوت کے لیے تکبیر کہنا۔

۱۴۔ دونوں عیدوں کی نماز میں زائد تکبیریں کہنا۔

نماز کی سُنّتیں:

درج ذیل چیزیں نماز میں مسنون ہیں۔ انکو کرنا ضروری ہے، البتہ اگر کبھی چھوٹ گئی تو نماز ہو جائے گی:

۱۔ تکبیر میں کانوں تک کان اُٹھانا۔

۲۔ مرد کا ناف کے نیچے اور عورتوں کا سینے پر ہاتھ باندھنا۔

۳۔ ثنا پڑھنا۔

۴۔ الحمد سے پہلے بِسم اللہ پڑھنا۔

۵۔ رکوع سے اُٹھ کر سَمِعَ اللہُ لِمَن حَمِدہ اور رَبّنا لک الحمد پڑھنا۔

٦۔ فرض کی آخری دو رکعتوں میں الحمد پڑھنا۔

۷۔ دُرود شریف پڑھنا۔

۸۔ دُرود شریف کے بعد دُعا پڑھنا۔

۹۔ دوسرا سلام کہنا۔

۱۰۔ سلام کے وقت دائیں، بائیں منہ پھیرنا۔

۱۱۔ سجدہ میں ناک رکھنا۔

۱۲۔ رُکوع و سجدے میں تسبیحات پڑھنا۔

مُفسداتِ نماز:

نماز کو درج ذیل کام فاسد کر دیتے ہیں (یعنی توڑ دیتے ھیں):

۱۔ نماز میں بات کرنا۔

۲۔ نماز میں آہ یا اُف وغیرہ آوازیں نکالنا۔

۳۔ خُدا کے خوف کے بغیر رونا۔

۴۔ قُرآن شریف میں دیکھ کر پڑھنا۔

۵۔ کسی کے سلام کا جواب دینا۔

۶۔ چھینکنے والے کو یَرحمُکَ اللہ کہنا۔

۷۔ ذرا سی چیز کا بھی کھا لینا۔

۸۔ خوشی کی خبر پر الحمدُللہ کہنا، یا غم کی خبر پہ اِنّاللہ پڑھنا۔

۹۔ اللہ اکبر میں اللہ یا اَکبر کے الف کو کھینچنا۔

۱۰۔ اتنا رُخ پھیرنا کہ سینہ قِبلہ کی طرف سے پِھر جائے۔

۱۱۔ ایسا کوئی بھی عمل کرنا کہ دیکھنے والا یہ سمجھے کہ یہ نماز نہیں پڑھ رہا۔

۱۲۔ بچّہ کا نماز میں عورت کا دودھ پینا۔

مکروہاتِ نماز:

نماز میں کوئی بھی ایسا عمل جو نماز میں داخل نہ ہو اور نماز فاسد بھی نہ کرے وہ مکروہ ہے، مثلاً ہاتھ پاؤں ہِلانا، ادھر اُدھر دیکھنا وغیرہ۔

نماز خُشوع و خضوع سے پڑھنی چاہیے، یعنی جو کام کرے اطمینان سے کرے، جو پڑھے دِماغ اُسی کی طرف ہو۔ معنی بھی آتے ہوں تو اور بھی اچھا ہے۔ اسطرح عبادت کرے کہ گویا کہ وہ اللہ تعالی کو دیکھ رہا ہے یا کم از کم اللہ اُسے دیکھ رہا ہے۔

تعدادِ رکعات:

فجر: دو رکعت سنّتِ موکدہ، دو رکعت فرض۔

ظہر: چار رکعت سنّتِ موکدہ، چار فرض، دو رکعت سُنّتِ موکدہ، دو نفل۔

عصر: چار سُنّتِ غیر موکدہ، چار رکعت فرض۔

مغرب: تین رکعت فرض، دو رکعت سُنّتِ موکدہ، دو رکعت سنت غیر موکدہ۔

عشاء: چار سنت، چار فرض، دو سنت، تین وتر، دو نفل

قضاء نماز کا بیان:

فرض نماز کبھی نہیں چھوڑنی چاہیے اور اگر کبھی بُھولے سے یا سونے کی وجہ سے چُھوٹ جائے تو جیسے ہی یاد آئے یا جاگے تو فوراً پڑھ لے۔ سُنّت موکدہ کی پابندی کرنا چاہیے، کیونکہ آنحضرت ﷺ نے اسکی پابندی فرمائی، البتہ کبھی مجبوری میں چُھوٹ گئی تو اسکی قضاء ضروری نہیں ہے، البتہ وتر کی قضاء کرنی چاہیے۔ سفر میں سنّت موکدہ نفل بن جاتی ہیں۔ یعنی پڑھنے پر ثواب اور اگر چُھوٹ جائے تو کوئی گناہ نہیں ہے۔ اگر کئی نمازیں ایک ساتھ چُھوٹ جائیں تو ان نمازوں کی اُسی ترتیب سے قضاء کرے جِس ترتیب سے چُھوٹی تھیں۔ اگر قضاء نہ کر سکا تو نمازوں کے فدیہ کی وصیّت کر کے رکھے تاکہ اس کے ورثاء فدیہ ادا کر دیں۔ نمازوں کا فدیہ دو سیر گندم یا ایک نماز کی طرف سے دو وقت کا کھانا کھلانا ہے۔

سفر کا بیان:

اگر کوئی شخص اڑتالیس میل کا سفر کرے اور اس جگہ پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت کرے تو چار رکعت والی نماز آدھی ہو جاتی ہے اسے قصر کہتے ہیں۔ اور اگر کسی جگہ پندرہ دن سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کی تو وہ مقیم بن گیا یعنی اب وہاں پُوری نماز پڑھے گا۔ مگر جونہی وہاں سے سفر پر روانہ ہوا تو پھر وہ قصر کرے گا۔ اب اگر دوبارہ اسی شہر میں آ گیا تو پھر اگر پندرہ دن سے کم ٹھیرنے کی نیت ہو تو قصر کرے ورنہ پوری نماز ادا کرے۔ اور اگر کوئی نیت نہو تو قصر کرے۔

مقتدی مسافر مقیم امام کے پیچھے پوری نماز پڑھے گا۔البتہ مقیم مسافر کے پیچھے دو رکعت کے بعد مسافر کے ساتھ سلام نہ پھیرے بلکہ کھڑا ہو کر اپنی نماز پوری کرے۔البتہ ان دو رکعتوں میں تلاوت کئے بغیر اتنی دیر قیام کرے جتنی دیر میں سورہ فاتحہ پڑھی جاتی ہے مگر کچھ پڑھے نہیں البتہ رکوع وسجدہ میں جو تسبیح پڑھی جاتی ھیں، وہ پڑھے اور اس طرح نماز پوری کر کے سلام پھیر دے۔

مریض کی نماز:

اگر بیماری کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے،اور اگر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی طاقت بھی نہ ہو تو لیٹ کر اس طرح پڑھے کہ چِت لیٹ جائے پاؤں قِبلہ کی طرف کر لے اور رکوع کے لیے ذرا گردن اٹھائے اور سجدہ کے لیے رکوع سے ذرا زیادہ گردن اٹھائے۔غرض یہ کہ جب تک گردن سے رکوع سجدہ کرنے کا اشارہ کر سکتا ہے نماز پڑھنا فرض ہے۔تاہم اگر ایک دن رات سے زیادہ ایسی حالت رہی کہ سر سے اشارہ کرنے کی طاقت نہیں یا ایک دن سے زیادہ بیہوشی رہی تو نماز معاف ہے، بعد میں قضا بھی نہیں ہے۔

مدرک، مسبوق اور لاحق کا بیان:

مُدرِک کے معنی ہیں پانے والا۔جو شخص شروع سے آخر تک امام کے ساتھ شریک رہے وہ مُدرک ہے،اور مسبوق کے معنی ہیں پیچھے رہ جانے والا، اگر کوئی شخص شروع سے امام کے ساتھ شریک نہ ہو کچھ رکعت کے

بعد شریک ہو وہ مسبوق ہے۔اسکی نماز کا حکم آگے ذکر کیا جائے گا۔لاحق وہ ہے جو ابتدا سے امام کے ساتھ شریک تھا درمیان میں وضو ٹوٹنے کی وجہ سے وضو کرنے چلا گیا اور کوئی رکعت نکل گئی۔

مسبوق کی نماز کا طریقہ:

جو رکعت امام کے ساتھ نہ ملے اسکو امام کی نماز ختم کر دینے کے بعد اس طرح ادا کرے کہ جو رکعت امام کے ساتھ قرآت کے ساتھ پڑھی گئی اس کو پھر قرآت کے ساتھ اور جو رکعت بغیر قرات والی چھوٹی ہے اسکو بغیر قرات کے پڑھے۔اگر کوئی رکعت نہیں ملی آخر میں شریک ہوا ہے تو اب جس طرح شروع سے نماز پڑھی جاتی ہے کھڑے ہو کر اس طرح کل رکعت پڑھ لے اگر کوئی رکعت بھی نہ ملی آخر میں شریک ہوا تو اب جس طرح شروع سے آخر تک نماز پڑھی جاتی ہے اس طرح کھڑے ہو کر پوری نماز پڑھ لے۔اور اگر کوئی رکعت ملی ہے تو قعدہ کے اعتبار سے اس آئندہ رکعت کو دوسری رکعت سمجھے اور قرات کے اعتبار سے پہلی سمجھے۔ مثلاً ایک رکعت ملی تو اس کو قعدہ کے اعتبار سے ایک رکعت ہو جانا سمجھے اور دوسری رکعت میں قرأت کر کے التحیات کے واسطے بیٹھ جائے، پھر کھڑا ہو کر قرأت کرے کیونکہ یہ قرأت کے اعتبار سے دوسری رکعت ہے ،اور اس رکعت میں نہ بیٹھے کیونکہ یہ قعدہ کے اعتبار سے تیسری ہے۔ پھر کھڑا ہو کر سورۂ فاتحہ پڑھے کیونکہ یہ قرأت کے اعتبار سے تیسری رکعت ہے اور قعدہ کے اعتبار سے چوتھی ہے ،لہذا اب بیٹھ کر تشہد اور درود شریف و دُعا پڑھ کر سلام پھیر دے۔ نماز ختم ہو گئی۔

لاحق کی نماز:

بہتر تو یہ ہے کہ لاحق نماز پھر سے شروع کرے، چاہے امام فارغ ہو چکا ہو یا نہ ہو چکا ہو۔ اور پھر وضو کر کے واپس آئے اور جماعت میں دوبارہ شریک ہو کر اگر کوئی رکعت اس دوران چھوٹ گئی ہو تو اپنے آپ کو مسبوق سمجھکر مسبوق کی طرح نماز پڑھے۔ البتہ ایسے بھی کر سکتا ہے کہ جب وضو ٹوٹ جائے تو وضو کرنے چلا جائے اور کسی سے بات نہ کرے۔ وضو کر کے دوبارہ امام کے ساتھ نماز ادا کرے جب امام سلام پھیر دے تو یہ بھی سلام پھیر دے۔ اگر کوئی رکعت چھوٹی نہ ہو۔ اور اگر کوئی رکعت چھوٹ گئی تو چھوٹی ہوئی رکعت کھڑے ہو کر ادا کر دے مگر اسمیں قرآت نہ کرے۔ بس اتنی دیر اندازہ سے کھڑا رہے جتنی دیر میں قرات ہوتی ہے۔ پھر یہ رکعت پوری کر کے نماز ختم کر دے۔

نمازِ جنازہ:

نماز جنازہ میں نیت کے بعد چار تکبیریں پڑھی جاتی ہیں اور ہر پہلی تین تکبیروں کے بعد ایک دعا پڑھی جاتی ہے۔ پہلی تکبیر کے بعد ثنا پڑھی جاتی ہے۔ دوسری تکبیر کے بعد درود شریف پڑھا جاتا ہے۔ تیسری تکبیر کے بعد جنازہ کی درج ذیل دعا پڑھی جاتی ہے:

بلغ جنازہ کی دُعا:

اللّٰھم اغفر لِحیّنا و میّتِنا وشاہِدِنا و غائبِنا و صغیرِنا و کبیرِنا و ذَکَرِنا و انثانا ۔ اللّٰھم مَن احییتَہ مِنّا فأحیِہٖ علی الاسلام ومن توفّیتہ منّا فتوفّٰی علی الایمان۔

نابالغ بچّے کی دعا:

اللھُمَّ اجعلہ لنا فَرَطاَ و اجعلہ لنا اجراَ و ذُخراَ واجعلہ لنا شافعاَ و مشفَّعاَ۔

نابالغ بچّی کی دُعا:

اللھُمَّ اجعلہا لنا فَرَطاَ و اجعلہا لنا اجراَ و ذُخراَ واجعلہا لنا شافعۃَ و مُشفَّعۃ۔

نمازِ جُمعہ کا بیان:

جمعہ کے دن ظہر کی نماز کی جگہ جو نماز پڑہی جاتی ہے وہ جمعہ کی نماز ہے۔البتہ فرق یہ ہے کہ جمعہ کی نماز میں دو رکعتیں فرض ہیں اور دو رکعتوں سے پہلے دو خُطبے پڑہے جاتے ہیں۔

جمعہ سے پہلے چار رکعتیں اور جمعہ کے بعد بھی چار رکعتیں سنتِ موکدہ ہیں۔البتہ یہ یاد رہے کہ جمعہ کی نماز صرف شہر میں پڑہی جاتی ہے۔ایسا گاؤں جہاں فوجی چھاؤنی وغیرہ نہوں وہاں جمعہ نہیں پڑہا جاتا بلکہ صرف ظہر ہی پڑہی جاتی ہے۔

عیدین کی نماز:

عیدالفطر اور عیدالاضحی کو اشراق (سورج کے طلوع ہونے) کے بعد شہر والوں (بالغ مردوں) پر دو رکعت نماز واجب ہے۔اس نماز میں پہلی رکعت کے بعد ثنا پڑھ کر تین مرتبہ ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اُللہ اکبر (تکبیر) اس طرح پڑھے کہ تین بار تکبیر کے بعد ہاتھ نیچے چھوڑدے اور چوتھی بار ہاتھ باندھ لے۔اور

اسکے بعد تلاوت کرے۔اور دوسری رکعت میں تلاوت کے بعد چار مرتبہ اسی طرح تکبیر پڑھکر ہاتھ چھوڑدے اور پھر رکوع میں چلا جائے۔دو رکعت نمازِ عید کے بعد امام دو خطبے پڑھیں گے، تمام نمازی اسکو سُن کر گھر جائیں۔

نمازِ وتر:

عشاؑ کی نماز کے بعد تین رکعتیں پڑھنا واجب ہے۔وتر کی نماز صِرف تین رکعت کی ہوتی ہے اور اسمیں تیسری رکعت میں قرآت کے بعد تکبیر پڑھ کر دُعائے قُنوت بھی پڑھی جاتی ہے اور باقی نماز اسی طرح پوری کی جاتی ہے۔

(دعائے قنوت):

أللهم اِنّا نستعینُک و نستغفِرُکَ و نُؤمِنُ بِکَ و نتوکّلُ علیک وَ نُثنی علیک الخَیر و نشکُرُکَ و لا نَکْفُرُکَ وَ نخْلعُ وَ نتْرکُ مَن یفجُرُکَ ، أللهم اِیّاکَ نعْبُدُ و لَکَ نُصَلّی وَ نَسْجُدُ و اِلَیکَ نسْعی و نَحْفِدُ و نرجو رحمَتَکَ و نخشی علَیکَ عذَابکَ اِنَّ عَذَابکَ بِالکُفّارِ مُلْحِق۔

حضرت حارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالی نے ایک اور نماز تمھیں عطا فرمائی ہے وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے، جن کو تم دنیا کی عزیز ترین دولت سمجھتے ہو، وہ نماز وتر ہے، اللہ تعالی نے اس کو تمہارے لیے نماز عشأ کے بعد سے طلوع فجر تک مقرر کیا ہے۔(ترمذی)

عورتوں کی نماز:

عورتوں کے لئے بھی نماز کا وہی طریقہ ہے جو مردوں کا پیچھے بیان ہوا ہے۔ البتہ چند چیزوں میں مرد عورت کی نماز میں فرق ہے۔ اور وہ فرق یہ ہے:

۱۔ تکبیر تحریمہ کے وقت مردوں کو چادر وغیرہ سے ہاتھ نکال کر کانوں تک ہاتھ اُٹھانے چاہییں، جبکہ عورتوں کو صرف سینے تک۔

۲۔ مردوں کو قیام کے دوران ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے چھاہییں اور عورتوں کو سینہ پر۔ اور وہ بھی اس طرح کہ داہنی ہتیلی بائیں ہاتھ کی پُشت پر بِچھ جائے۔ مردوں کی طرح دائیں ہاتھ کی انگلیوں کا حلقہ بنانا اور بائیں کلائی کو پکڑنا عورتوں کے لئے ضروری نہیں ہے۔

۳۔ مردوں کو رکوع میں انگلیاں کھول کر پکڑنا چاہیئے۔

۴۔ مرد حالتِ رکوع میں کہنیاں پہلو سے علیحدہ رکھے لیکن عورتیں کہنیاں پہلو سے ملا کر رکھنی چاہیئں۔

۵۔ مردوں کو سجدہ میں پیٹ رانوں سے، اور بازو بغل سے جدا رکھنے کا حکم ہے، لیکن عورتوں کو ملائے رکھنا، عورتوں کی کہنیاں بھی سجدہ کے دوران مردوں کی طرح زمین سے اٹھی ہوئی نہوں، بلکہ زمین پر بچھی ہوئی ہوں۔

٦۔ مرد سجدہ میں اپنے دونوں پاؤں پنجوں کے بل کھڑے رکھتے ہیں، مگر عورتوں کو دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر کولہوں کے بل بیٹھنا چاہیے۔ مردوں کی طرح یہ نہ کریں کہ دائیں پاؤں کو کھڑا رکھیں اور بائیں پاؤں پر بیٹھیں۔

نمازِ استخارہ:

استخارہ کہتے ہیں اللہ تعالے سے کسی کام میں خیر طلب کرن۔ اسلئے جب کوئی اہم کام کرنے مثلاً مکان یا گاڑی وغیرہ کی خریداری، شادی، کاروبار شروع کرنا، نئی ملازمت کرنا وغیرہ کا ارادہ ہو تو استخارہ کرنا مسنون ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ماخاب من استخار وماندِم من استشار۔ یعنی جو استخارہ کرے وہ ناکام نہیں ہوتا، اور جو مشورہ کرے وہ شرمندہ نہیں ہوتا۔ اسکا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نماز نفل استخارہ کی نیت سے ادا کرے۔ اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

اللّٰھم اِنّی استخیرک و استَقدِرُکَ و أسألُکَ بِفَضلِکَ العظیم فاِنّکَ تَقدِرُ ولا أقدِرُو تَعلَمُ و لا أعلَمُ اِنّک أنتَ االعلّامُ الغُیوب۔اللّٰہم اِن کُنت تَعلَمُ اَنّ ہٰذا

الأمرَخیرٌ لی فی دینی و معاشی و عاقِبۃِ أمری فاقدِرہُ لی ویسِّرہُ لی ثُمّ بارِکْ لی فیہ۔ و اِن کُنتَ تعلمُ أنَّ ہَذا الأمرَ شرٌ لی فی دینی و معاشی و عاقِبۃِ أمری فاصرِفہ عنّی و اصرفنِی عَنہُ و اقدُر لِیَ الخَیرَحیثُ کانَ ثُمّ أرضِنی بِہ۔

نمازِ حاجت:

اگر انسان کو کوئی حاجت ہو، مثلاً شادی کرنا چاہے کسی اچھے رشتہ کی تلاش ہو، یا ملازمت حاصل کرنا چاہے، یا کوئی اور دنیاوی غرض ہو تو دو رکعت نمازِ حاجت کی نیت سے پڑھے اور اس کے بعد یہ عربی دعا پڑھکر دعا مانگے:

لا اِلَہ اِلّا اللّٰہ الحلیم الکریم سبحانَ اللّہِ ربِّ العرشِ العظیم أسألُکَ مُوجِباتِ رحمَتِکَ و عَزائم مغفِرَتِکَ و الغنیمۃَ مِن کُلِّ أمرٍو السّلامۃَ مِن کُلِّ اِثمٍ و لا تَدَع لَنا ذَنباً اِلّا غَفَرتَہ، و لا ھمّاً اِلّا فرَّجتَہ، ولا حَاجَۃً ہِیَ لکَ رِضاً اِلّا قضَیتَہا یا رَبَّ العالَمین۔

نمازِ اشراق:

نمازِ اشراق (سورج نکلنے کے بعد) نفل نماز ہے، یعنی پڑھنے پر بہت ثواب ہے، لیکن چھوڑنے پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ اسکے بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

کہ جس نے صبح کی نماز جماعت سے ادا کی، پھر سُورج نکلنے تک اللہ تعالی کے ذکر میں مشغول رہا اور سورج نکلنے کے بعد دو رکعتیں پڑہیں تو اسکو پورے حج اور عمُرے کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔(ترمذی)

نمازِ چاشت (صلاۃ الضُحیٰ):

حدیثِ قُدسی ہے۔یعنی اللہ تعالی کا ارشاد حضور اکرم ﷺ روایت فرماتے ہیں: قال اللہُ تبارَکَ وتَعالےٰ یاابن آدم ارکَع لی اَربع رکعاتٍ اَوّلَ النہارِ اکفِکَ آخِرَہ: یعنی اللہ تعالے ارشاد فرماتے ہیں اے ابنِ آدم تُو دن کے اوّل حصّے میں (میرے لئے) چار رکعتیں پڑھ لے میں دن کے آخری حصے میں تیرے لیے کفایت کروں گا۔(تیری ساری مشکلات آسان کر دوں گا)۔

نمازِ اوّابین کی فضیلت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں نفل نماز پڑھ لے تو اسے بارہ سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے بشرطیکہ درمیان میں کوئی بُری بات یا فضول کام نہ کرے۔(ابن خزیمہ)

تہجد کی نماز:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرض نماز کے بعد رات کی نماز تمام نمازوں میں سب سے افضل ہے جس طرح رمضان کے روزوں کے بعد عاشورا کا روزہ تمام روزوں سے افضل ہے۔(مسلم شریف)

تہجد کی نماز نفل ہے اور اسکا بہت ثواب قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ یہ آدھی رات کے بعد کم از کم چار اور عموما بارہ رکعتوں تک پڑہی جاتی ہیں۔ اگر کوئی شخص رات کہ نہ اٹھ سکے تو عشأ کی وتر سے پہلے یا اسکے بعد دو رکعت تہجد کی نیت سے پڑھ لے، انشأاللہ وہ تہجد کے ثواب سے محروم نہیں ہو گا۔

نمازِ کسوف:

حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کو ایک دن سورج گرہن ہو گیا، تو رسول اللہ ﷺ ایسے خوف زدہ اور گھبرائے ہوئے اٹھے جیسے کہ آپ ﷺ کو ڈر ہو کو اب قیامت آجائے گی۔ پھر آپ ﷺ مسجد میں آئے اور آپ ﷺ نے نہایت طویل قیام اور ایسے ہی طویل رکوع وسجود کے ساتھ نماز پڑھائی کہ کسی نے آپ ﷺ اتنی طویل نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی کی قدرت کی یہ نشانیاں ہیں جن کو اللہ تعالی ظاہر کرتا ہے یہ کسی کی موت وحیات کی وجہ سے ظاہر نہیں ہوتیں بلکہ بندوں کے دلوں میں یہ اللہ تعالٰی کا خوف پیدا کرنے کے لئے ظاہر ہوتی ہیں، جب تم ایسی کوئی چیز دیکھو تو خوف وفکر کے ساتھ اسکی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ اس کو یاد کرو اور اس سے دعا واستغفار کرو۔ (بخاری، مسلم)

نمازِ استسقأ:

حضرت عبداللہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نمازِ استسقأ (بارش کی دعا) کے لیے لوگوں کو ساتھ لے کر عیدگاہ تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے اس نماز میں دو رکعتیں پڑہیں اور قرات جہر

(آواز) کے ساتھ کی۔اور قبلہ رُو ہو کر اور ہاتھ اٹھا کر دُعا کی اور جس وقت آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف اپنا رُخ کیا اس وقت اپنی چادر کو پلٹ کر اوڑھا(بخاری و مسلم)

نماز توبہ:

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی گناہ کر بیٹھے اور اسکے فوراً بعد وضو کر کے دو رکعتیں پڑھ لے اور توبہ کرے تو اللہ تعالی اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔